بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

کلمۃ الحرمین

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

مذہب کے اظہار سے گریز کیوں ؟

ملکِ عزیز میں آج کل شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ پر بڑی بیان بازی ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ براہِ راست نظریہ پاکستان سے متعلق ہے، اور یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان کی بنیاد صرف اور صرف اسلام ہے۔ چنانچہ اگر اس بنیاد ہی کو متنازعہ فیہ بنا دیا جائے تو یہ اس ملک کی دیواروں کو خدانخواستہ منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

کہا یہ جا رہا ہے کہ شناختی کارڈ میں اس خانہ کے اضافہ سے اقلیتوں کے حقوق متاثر ہونگے، لیکن حالات و واقعات کی روشنی میں یہ محض ایک واہمہ ہے۔ اس لیے کہ ملکِ عزیز میں اقلیتوں کے جداگانہ انتخاب ہوتے ہیں اور قومی و صوبائی اسمبلیوں نیز سینٹ میں انھیں باقاعدہ نمائندگی حاصل ہے، اسی طرح بلدیاتی انتخابات میں بھی انھیں حصہ دار بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں قبل ازیں بھی پاسپورٹ پر مذہبی شناخت موجود ہے، پھر آخر شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی اور اقلیتوں کے وہ کون سے حقوق سلب ہوں گے، جن کا واویلا کیا جا رہا ہے؟

ہاں بلکہ اس بلاجواز پروپیگنڈہ کی بجائے الٹا یہ سوال بڑا اہم قرار پاتا ہے کہ جو لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں، آخر انھیں اپنے مذہب کے اظہار سے گریز کیوں ہے؟ ——

ظاہر ہے کہ جس کسی نے بھی کوئی مذہب اختیار کر رکھا ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہے یا غلط، وہ اسے پسند کرتا ہے اور اپنے پسندیدہ مذہب ہی کی بناء پر وہ شناخت بھی ہوتا ہے —— اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہ ہر انسان کو اپنے عقیدہ پر فخر ہوتا ہے —— مثلاً ہم بحمداللہ مسلمان

ہیں، تو ہم نہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہماری شناخت ایک مسلمان کی حیثیت سے ہو، بلکہ ہمیں اپنے دین پر فخر بھی ہے ـــــ ، ہم ببانگِ دہل یہ کہتے ہیں کہ :

" اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ـــــ الآیۃ !" (آلِ عمران : ۱۹)

" (قابلِ قبول اور پسندیدہ) دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے "

نیز یہ کہ :

" وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ " (آلِ عمران : ۸۵)

" جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہو گا، تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا "

لیکن اگر کچھ لوگ اپنی مذہبی شناخت سے گریزاں ہیں، حالانکہ اس سلسلہ میں جبر و اکراہ کا کوئی مسئلہ بھی انہیں درپیش نہیں، تو یہ بات دو صورتوں سے خالی نہیں :

۱ - انھیں اپنے مذہب پر فخر تو کجا، اس سے انھیں قطعًا کوئی محبت، کوئی لگاؤ تک نہیں۔ اندریں صورت انھیں اپنے مذہب کے بارے نظرِ ثانی کرنی چاہیے اور قرآنِ مجید کی بیان کردہ اس حقیقت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے کہ : ـــــ

" لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ - الآیۃ !" (البقرۃ : ۲۵۶)

" دین میں زبردستی نہیں ! ـــــ بلا شبہ ہدایت، گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے "

ـــــ انھیں فی الفور اپنا مذہب تبدیل کر لینا اور دینِ حقہ اسلام، کے سایۂ عاطفت میں پناہ لے لینی چاہیے۔

۲ - لیکن اگر انھیں اپنا مذہب پسند بھی ہے، پھر انھیں جائز مذہبی آزادی بھی حاصل ہے، اور بایں ہمہ وہ اسے چھپانا چاہتے ہیں، تو لا محالہ ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے، اور اس غوغہ آرائی کے پسِ پردہ کوئی گہری سازش کارفرما ہے !

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں بسنے کے باوجود بہت سے لوگوں نے اسے آج تک دل سے تسلیم نہیں کیا، اور شروع سے ہی وہ اس ملک کو ختم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی قبریں تک پاکستان میں امانتاً موجود ہیں، اور ہندو بنئے کے ارادوں کے

مطابق اکھنڈ بھارت کی طرح کا اگر ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو گیا تو وہ اپنے لاشے بھی یہاں سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ـــــ زیرِ نظر مسئلہ میں بھی نظر یہی آرہا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے مشترکہ دشمن ایک بار پھر سے اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے درپے آزار ہو چکے ہیں اور اس سلسلہ میں انھوں نے خاصی سرمایہ کاری کی ہے ـــــ ہم واضح طور پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اقلیتوں کو ان کے حقوق کا حوالہ دے کر محض اپنا آلۂ کار بنایا گیا ہے، ورنہ بنیادی طور پر شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ سے ان کے حقوق کو کوئی خطرہ نہیں! ـــــ ہاں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس مذہبی شناخت سے دشمنانِ ملک و اسلام کو یہ خدشہ لاحق ہے کہ ان کے اصلی چہرے بے نقاب ہو جائیں گے اور ان کا وہ لبادہ تار تار ہو جائے گا، جس کے پیچھے رہ کر وہ مسلم ممالک کے درمیان، بالخصوص سعودی عرب کے خلاف سازشوں میں مصروف، اور اسرائیل اور یہودیوں کے لیے جاسوسی کے مکروہ فرائض سرانجام دیتے ہیں ـــــ بلکہ خود ملکِ عزیز میں بھی، اس خانۂ شناخت کے نہ ہونے کی وجہ سے ناموں اور شکلوں کی مشابہت کی بناء پر وہ حکومت اور عوام کو ہمیشہ سے دھوکہ دیتے آرہے ہیں، اور اسی بناء پر وہ کلیدی پوسٹوں اور دیگر اہم عہدوں پر قابض ہیں ـــــ وہ نہیں چاہتے کہ ان پوسٹوں سے محروم ہوں اور مسلم ممالک کے خلاف بھی وہ اپنی سرگرمیوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں ـــــ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے بڑی عیاری سے دوسری اقلیتوں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چلانے کی کوشش کی ہے ـــــ حالانکہ جہاں اس سے خود ان کی حب الوطنی کا پردہ چاک ہو گیا ہے، وہاں ان کی اپنے مذہب سے محبت کا پول بھی کھل گیا ہے!

لہٰذا ہم ایک طرف اگر اقلیتوں کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ ان سازشیوں کے جال میں پھنس کر اور ان کے آلۂ کار بن کر اس ملک سے اپنی وفاداری کو مشکوک نہ بنائیں، تو دوسری طرف حکومت کو بھی یہ توجہ دلائیں گے کہ وہ ان ملک دشمن اور اسلام دشمن چہروں کو پہچان کر ان کے مکروہ عزائم کو ناکام بنا دے ـــــ جس کا بہترین طریقۂ کار یہی ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہبی شناخت کے خانہ کا فی الفور اضافہ کر دیا جائے:

"فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ"

ـــــ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ!

(حافظ عبدالحمید عامر)